40054-میڈیکل کی تعلیم میں تصویر اور خاکے استعمال کرنا

سوال

میں میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہوں، میری تعلیم کے متعلق مجھے کچھ مشکلات درپیش ہیں جو درج ذیل ہیں :

1–میری کتابیں مرد اور عورتوں کی تصاویر پر مشتمل ہیں، کیا اس طرح کی تصاویر پردہ کے معارض ہیں ؟

2–امتحانات میں ہمارے لیے ضروری ہے کہ انسانی جسم کے بعض اجزا کا خاکہ بنایا جائے، نہ کہ سارے جسم کا، مجھے علم ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ تصویر بنانے والوں کو آگ کا عذاب دیا جائیگا، لیکن مجھے یہ یقینی طور پر معلوم نہیں کہ تعلیم کے لیے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

مجھے آپ نصیحت کریں کیونکہ میں مخالفت شریعت کوئی کام نہیں کرنا چاہتا.

پسندیدہ جواب

یہ تو معلوم ہی ہے کہ ہماری شریعت
میں ذی روح اشیاء کی تصاویر اور خاکے بنانا ممنوع اور حرام ہے، کیونکہ اس کی ممانعت
میں بہت ساری احادیث وارد ہیں جو ایسا کرنے سے منع کرتی ہیں، اسکا تفصیلی بیان
ہماری اسی ویب سائٹ کے کئی ایک جوابات میں بیان ہو چکی ہے،، جس میں سے آپ سوال نمبر
(7222) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور یہ بھی معلوم ہے کہ متفقہ فقہی
قواعد میں یہ قاعدہ اور اصول بھی شامل ہے کہ : ضروریات ممنوع اشیاء کو مباح کر دیتی
ہیں، اور بعض اوقات جب پانچ ضروریات دین، نفس، بدن، عزت، اور مال جن کی حفاظت کا
شریعت نے حکم دیا ہے میں سے کوئی ضرورت ثابت ہوتی ہوت واس کی نتیجہ میں حکم حرمت
سے جواز کی طرف منتقل ہو جاتا ہے.

اور جب علم طب ضروری علوم میں شامل
ہوتا ہے. جس کا انسان محتاج ہے، حتی کہ بعض علماء کرام نے تو اسے فرض کفایہ میں شامل
کیا ہے اس کی بنا پر کچھ اشیاء کو جائز کیا جاتا ہے جو اصلا حرام اور منع تھیں تا
کہ یہ فرض کفایہ پورا کیا جا سکے.

امام نووی رحمہ اللہ "روضۃ الطالبین
" میں لکھتے ہیں :

"اور رہے عقلی علوم توان میں سے
کچھ فرض کفایہ ہیں مثلا علم طب " انتہی.

دیکھیں : روضۃ الطالبین (223/1).

بلکہ موفق الدین بغدادی نے تو اپنی
کتاب "الطب من الکتاب والسنۃ" میں امام شافعی رحمہ اللہ سے ان کا یہ قول نقل کیا
ہے :

"میرے علم کے مطابق حلال اور حرام
کے بعد علم طب سے زیادہ کوئی نبیل علم نہیں " انتہی.

دیکھیں : الطب من الکتاب والسنۃ (
187).

اور ڈاکٹر اگرچہ وہ بغیر ضرورت کے
عورتوں کا علاج نہ کرتا ہو پھر بھی اسے دونوں جنسوں کا علاج کرنا پڑتا ہے، کیونکہ
بعض اوقات لیڈی ڈاکٹر کسی مخصوص مرض کے علاج یا کسی معین علاقے میں میسر نہیں ہو
سکتی، اسی طرح علم طب کی اساس انسانی جسم کی ترکیب، اور اعضاء کے خصائص، اور ہر
اعضاء کے کام کی تفصیل کو سمجھنا ہے، اور جس قدر اس کی سمجھ ہوگی اسی قدر انسانی
طب کے علم کی ادائیگی بہتر ہوگی، اور طبیب لوگوں کو بیماریوں اور آفتوں سے بچانے
میں کامیاب ہوگا.

اس لیے ڈاکٹر کے لیے انسانی بدن کی
تشریح اور تبیین کرنے والے خاکوں کو پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ خاکہ مرد کا
ہو یا عورت کا اور ان شاء اللہ اسی طرح میڈیکل کے طالب علم کے لیے امتحانات میں
خاکوں کے استعمال، اور حیاتی علوم کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں تاکہ یہ چیز
اسے اچھی طرح سمجھنے میں معاون ثابت ہو، اور اس اہم علم میں طالب علم کی مہارت
زیادہ ہو سکے.

اگر ضرورت پیش آئے تو ہماری شریعت
میں مرد ڈاکٹر کے لیے عورت کا علاج کرنا جائز ہے.

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا
بیان کرتی ہیں کہ :

"ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ زخمیوں کو پانی پلاتی اور ان کی مرہم پٹی کیا کرتی، اور انہیں مقتولوں کو
مدینہ منتقل کرتی تھیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2882).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی
شرح کرتے ہوئے فتح الباری میں کہتے ہیں :

"اس حدیث میں اجنبی عورت کے لیے
اجنبی مرد کا ضرورت کی بنا پر علاج معالجہ کرنے کا جواز پایا جاتا ہے" انتہی.

دیکھیں : فتح الباری (6/52).

جس طرح کہ ہماری شریعت میں آیا ہے جو
بچوں کی کھیل کود وغیرہ کے لیے تصاویر اور مجسمے کے جواز پر دلالت کرتا ہے، جس کی
بچوں کو کھیل کود اور تعلیم اور ادب سکھانے میں ضرورت پیش آئے، اس کی تفصیل آپ سوال
نمبر (9473) کے جواب میں دیکھ سکتے
ہیں.

اسی طرح علماء کرام کا فتوی بھی ہے
جو ضرورت کی بنا پر شناختی کارڈ وغیرہ پر لگانے کے لیے تصویر بنانے کے جواز پر دلالت
کرتا ہے، اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (34904
) اور (39806) کے جوابات میں دیکھ
سکتے ہیں.

اور رہا مسئلہ جسم کے اعضاء کی
علیحدہ علیحدہ تصویر بنانی مثلا سر، یا سینہ وغیرہ کی تو اکثر علماء کرام اس کو

جائز سمجھتے ہیں، اس کے لیے آپ سوال نمبر (13633) کا مطالعہ کریں.

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اور
بالاولی علم طب اور اس کے متعلقہ کی تعلیم کے لیے خاکوں اور تصاویر کے استعمال کے جواز پر دلالت کرتا ہے.

اور ہماری ویب سائٹ پر اس طرح کا فتوی سوال نمبر (10228) اور (13716) کے جوابات میں بھی بیان ہو چکا ہے، اسکا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.